سوال

(278) تبرک اور ثواب حاصل کرنے کے انوکھے طریقے

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

عرفات میں جبل رحمت پر تین مسجدیں ہیں۔ جن کی محرابیں قریب قریب ہیں اوران پر چھت نہیں، حاجی اہتمام سے جاکران کی محرابوں اور دیواروں پر ہاتھ پھیرتے ہیں اور بعض محرابوں میں پیسے بھی ڈالتے ہیں اور ہر محراب میں دو رکعت نماز پڑھتے ہیں۔ بسا اوقات نماز کا ممنوع ثقت ہوت ہے۔ پھر بھی نماز پڑھتے رہتے ہیں اور یہاں مردوں عورتوں کا جھمگٹا ہوجاتا ہے۔ حاجی یہ سب حرکات ذوالحجہ کی نوتاریخ سے پہلے کرتے ہیں۔۔ جناب سے گزارش ہے کہ اس مسئلہ میں شرعی حکم کی وضاحت فرمائیں۔ جزاکم اللہ خیراً

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علىٰ رسول اللہ، أما بعد!

١۔ پورے کا پورا میدان عرفات حج کے شعاء رمیں سے ایک ہے۔ اس میں اللہ تعالیٰ نے اپنی ایک خاص عبادات ادا کرنے کا حکم دیا ہے اور وہ ہے نوذوالحجہ کو یہاں وقوف کرنا۔ یہاں لوگوں کی رہائش نہیں ہے اس لیے اس میدان میں یا س کے پہاڑ پر۔ جو لوگوں میں جبل رحمت کے نام سے مشہور ہے۔ روزمرہ نمازیں ادا کرنے کے لیے مسجد یا مساجد تعمیر کرنے کی ضرورت نہیں۔ یہاں مسجد نمرہ موجود ہے جہاں حجتہ الودع کے موقع پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر اور عصر کی نمازیں ادا کی تھیں۔ یہ اس لیے تعمیر کی گئی ہے کہ جو حاجی عرفہ کے دن ظہر اور عصر کی نماز یہاں پڑھ سکے، پڑھ لے۔ سلف صالحین نے جبل رحمت کے نام سے معروف پہاڑ پر مسجدیں نہیں بنائی تھیں۔ لہٰذا یہاں مسجد یا مسجدیں تعمیر کرنا بدعت ہے اوران مسجدوں میں دو رکعت یا زیادہ نماز ادا کرنا ایک بدعتہ ہے۔ پھر ان دو یا زیادہ رکعتوں کا ممنوع اوقات میں ادا کرنا ایک تیسری بدعت ہے۔

٢۔ لوگوں کا ان مسجدوں میں جاکران کی دیواروں اور محرابوں کو چھونا، ان میں پیسے ڈالنا اوران سے برکت حاصل کرنا بدعت ہے بلکہ ایک قسم کا شرک ہے جو دور جاہلیت کے کفار کے اس عمل سے ملتا جلتا ہے جو وہ اپنے بتوں کے ساتھ کرتے تھے۔ لہٰذا ذمہ دار کا فرض ہے کہ ایک شر کا سدباب کرنے اور فتنہ کی راہ روکنے کے لئے ان مساجد کو ختم کردیں۔ تاکہ وہ سبب ختم ہوجائے جس کی وجہ سے پہاڑ پر چڑھتے اوراس سے برکت حاصل کرتے اور س پر نماز پڑھتے ہیں۔

وَبِاللّٰہِ التَّوْفِیْقُ وَصَلَّی اللّٰہُ عَلٰی نَبِیَّنَا مُحَمَّدٍ وَآلِہ وَصَحْبِہ وَسَلَّمَ

اللجنة الدائمة، رکن: عبداللہ بن قعود، عبداللہ بن غدیان، نائب صدر: عبدالرزاق عفیفی، صدر: عبدالعزیز بن باز۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ ابن باز رحمہ اللہ

جلددوم- صفحہ 314

محدث فتویٰ